گاہے گاہے باز خواں

قسط سوم

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

قیام، استحکام اور توسیع کے لئے اکابرین کی جدوجہد

مولانا عبدالمجید
ناظم مرکزی دفتر وفاق المدارس

حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ صدر جامعہ دارالعلوم کراچی نے مجلس شوریٰ کے اجلاس منعقدہ 4، 5 جمادی الاولیٰ 1383ھ مطابق 23، 24 ستمبر 1963ء میں وفاق اور مدارس کے نظم کو منظم و مستحکم بنانے کے لئے درج ذیل اہم ترین امور کی جانب توجہ دلائی اور انتہا درجہ محتاط رہنے کی نصیحت فرمائی۔ انہوں نے فرمایا:

> آپ حضرات کو مدارس دینیہ قائم و جاری کر لینے کے بعد اس حقیقت کو ہرگز فراموش یا نظروں سے اوجھل نہ کرنا چاہیے کہ تعلیم دین کا اصلی مقصد اپنے اور اپنے طلبہ کے اخلاق و اعمال کی اصلاح و تزکیہ ہے اور صدور و قلوب کو معرفت خشیت الٰہی کے انوار سے معمور و منور کرنا ہے۔ نیز آپ کو زمانہ تعلیم و تدریس میں اتباع سنت نبویہ علی صاحبہا اور اسوۂ حسنہ رسول اللہ ﷺ کا علماً و عملاً قابل تقلید نمونہ بن کر زندگی بسر کرنا ہے۔ تاکہ اپنے طلبہ و تلامذہ بھی آپ کو دیکھ کر اسی صبغۃ اللہ کے رنگ میں رنگ کر اور صحیح معنی میں وراثت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے حامل بن کر مدرسوں سے نکلیں اور خیر امۃ کا مصداق بنیں اور علماً عملاً ہدایت خلق اللہ اور اعلاء کلمۃ الحق کا مقدس فریضہ ادا کر سکیں۔ بالفاظ دیگر تربیت تعلیم سے بدرجہا زیادہ ضروری بلکہ مقصد اعلیٰ ہے۔

حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ نے وفاق کی مجلس شوریٰ کے اجلاس منعقدہ 29 جمادی الاولیٰ 1384ھ مطابق 6 اکتوبر 1964ء میں فرمایا گذشتہ سو سال میں اجراء مدارس و مکاتب کا واحد مقصد دین کی حفاظت رہا تھا۔ لیکن اس صدی میں ارباب مدارس کی توجہ دنیوی اغراض و مقاصد کی طرف ہو گئی ہے۔ اسی وجہ سے حفاظت علم و دین کے اصلی مقاصد میں اضمحلال اور اسی کے ساتھ مدارس کے نظام تعلیم میں ابتری پیدا ہوتی چلی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے ان مفاسد کے ازالہ اور اصلاح مدارس دینیہ کیلئے صالح قلوب میں مدارس عربیہ کی تنظیم کا احساس پیدا فرمایا اور انہیں

حضرات کی مساعی کے نتیجہ میں وفاق المدارس العربیہ منصۂ شہود پر آیا۔ اور مدارس عربیہ کی بے راہ روی کو دور کرنے کی صورت فی الجملہ پیدا ہو گئی۔ لیکن سر دست یہ وفاق کی تنظیم صرف ایک جسم ہے اس میں روح ڈالنا مدارس ملحقہ کے سربراہوں کا کام ہے ہم سب کو چاہیے کہ ہم ان مدارس سے ایسے صالح علماء پیدا کرنے کیلئے متحد ہو جائیں۔ جن کا خاص وصف ایمان واخلاص اور اہلیت واستعداد صحیح ہو۔ خدمت وحفاظت دین کا کامل جذبہ اور ولولہ ان میں کارفرما ہو۔ اسی مقصد کیلئے وفاق کی رہنمائی میں نصاب تعلیم اور نظام تعلیم میں اصلاح کی غرض سے مفید ''قواعد وضوابط'' بنانے اور انکی پابندی کرنے پر ہم خالصاً لوجہ اللہ متحد ہو جائیں اور پوری تندہی کے ساتھ کام کریں۔ وفاق کی بے مثل افادیت کے سلسلہ میں آپ نے فرمایا۔ مدارس عربیہ کا یہ اتحاد و تنظیم فی نفسہ وفاق کا ایک عظیم کارنامہ ہے اور بے شمار برکات وثمرات کا منبع ہے۔ ہمیں اس وفاق کی تنظیم کو زیادہ سے زیادہ باروح، باعمل اور محکم سے محکم تر بنانا چاہیئے۔

مجلس عاملہ کے اجلاس منعقدہ 3 ربیع الاول 1393ھ مطابق 1973ء میں حضرت مولانا مفتی محمودؒ نے فرمایا کہ اس دور پرفتن میں جب کہ خطرات زیادہ ہیں۔ ضروری ہے کہ وفاق المدارس کو مضبوط کیا جائے۔ تاکہ مدارس کی بقاء اور تحفظ اس تنظیم سے قائم رہے۔

حضرت مولانا مفتی محمودؒ نے مجلس شوریٰ کے اجلاس منعقدہ 7 جمادی الاخریٰ 1398ھ مطابق 15 مئی 1978ء میں وفاق کی تنظیم کے مقاصد کے حصول کے بارے میں رہنمائی کرتے ہوئے فرمایا کہ وفاق المدارس کی تنظیم جس مقصد کے لیے قائم کی گئی تھی افسوس کہ اس میں ہم کو ابھی تک پوری طرح کامیابی نہ ہوسکی ہمارے مقاصد میں اول بات یہ تھی کہ مستعد طلباء اور رجال کار پیدا ہوں مگر اے بسیار آرزو کہ خاک شدہ۔

آپ نے فرمایا ہمارے نصاب میں کوئی خامی نہیں ہے حضرت مولانا گنگوہیؒ جیسے بزرگ وا کابر آخر اسی نصاب اور اسی درس نظامی کے تو فارغ تھے اس لیے اس کو بدلنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور میں اس میں کسی طرح کی بھی کمی کرنے کے حق میں نہیں ہوں البتہ زمانہ کے حالات کے مطابق اس میں اضافہ پر تو غور کیا جاسکتا ہے۔ اور سب سے بڑی وجہ جو خامیوں کی ہے وہ یہ ہے کہ نظام تعلیم میں کمزوری ہے نصاب تعلیم میں کوئی کمزوری نہیں ہے حضرت مفتی صاحب نے اس پر زور دیا کہ خامیوں کو دور کیا جائے اور قابل اساتذہ رکھے جائیں اس کے علاوہ اخلاص اور صحیح جذبہ پیدا کرنے کی کوشش کی جائے اگر یہ دو باتیں ہو جائیں تو پھر ہم وفاق کے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اور انشاء اللہ اچھے مستعد طلباء اور رجال کار پیدا ہوں گے۔

مجلس شوریٰ کے سہ روزہ اجلاس منعقدہ 11، 12، 13 شعبان المعظم 1401ھ مطابق 14، 15، 16 جون 1981ء میں حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ نے میزبان کی حیثیت سے سپاس نامہ پیش کیا، جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

,,وفاق المدارس العربیہ،، کی تنظیم کو زیادہ سے زیادہ مضبوط، مستحکم اور موثر بنانا وقت کا اہم ترین تقاضا ہے۔اہل حق کا کوئی مدرسہ اس تنظیم سے الگ نہیں رہنا چاہیئے۔کیونکہ,, **يد الله على الجماعة**،،فرمان نبوی ہے۔چنانچہ ہمارے حضرت الشیخ البنوریؒ ,,وفاق،، کی ضرورت اس نظام کے استحکام کو نہایت ہی شدت کے ساتھ محسوس فرماتے تھے۔جو کہ حضرت رحمہ اللہ کی تحریرات میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

جیسا کہ اوپر کے اشارات میں عرض کیا گیا ہے۔جب تک ہم اخلاص و دیانت اور مسلک اہل حق سے مکمل وابستگی کے ساتھ اپنے کام میں مشغول رہیں گے۔حمایت خداوندی ہماری پاسبان ونگہبان رہے گی۔دینی مدارس کو کسی بیرونی خطرے سے ہرگز نہیں گھبرانا چاہیئے۔البتہ جو چیز ہمارے لئے موجب خطرہ ہے وہ یہ ہے کہ خدانخواستہ ہمارے اخلاص وللّٰہیت میں فرق، ہمارے پائے استقامت میں لغزش آجائے تو ہم حق تعالیٰ کی حفاظت و نگہبانی سے محروم ہوجائیں گے۔ نعوذ بالله من ذالك۔

دینی مدارس کسی طبقہ کے حریف نہیں بلکہ اہل اسلام کے لئے منبع خیر و برکت اور ان کے لئے مرشد و مربی ہیں۔ان کی حیثیت اسی وقت تک رہ سکتی ہے جب کہ وہ ہر قسم کے سود وزیاں سے قطع نظر کرتے ہوئے دینی علوم کا تحفظ کریں۔ان کو نہ دنیا کی کوئی ناپائیدار منفعت ان کے راستہ سے ہٹانے میں کامیاب ہو نہ تخویف و تہدید کی کوئی طاقت۔

جہاں دینی مدارس میں باہمی یگانگت اور ربط وضبط ضروری ہے وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ دینی مدارس کو ایک مضبوط و مربوط نظام کے تحت چلایا جائے۔مدارس میں اگر تعلیمی، انتظامی یا تربیتی خامیاں پائی جاتی ہوں تو ان کی اصلاح کی جائے اور اس کے لئے مخلصانہ مشورے دیے جائیں۔(جاری ہے)

☆☆☆